THE ALHAKAM
Qadian

اخبار الحکم ہفتہ وار

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی آدمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مُدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی
شفا بینی دوا بینی غرض دارالامان بینی

قیمت سالانہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ع | نمبر ۳۳

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ناتمام کلام

مسلمانوں کی حالتِ زار

یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے کچھ عرصہ ہوا کہی تھی جو جہاز پر بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو سننے کا موقع ملا۔ اور انہوں نے نقل کر کے بھیجدی،

صید و شکارِ غم ہے تو مُسلم خستہ جان کیون
بیٹھنے کا تو ذکر کیا بھاگنے کو جگہ نہین

ڈہونڈتے ہین تجھی کو کیون سارے جہان کے ابتلا
کیون نہین پہلی رات کا خواب تری ترائیان

ہاتھ مین کیون نہین وہ زور۔ بات مین کیون نہین اثر
واسطہ جہل سے پڑا وہم ہوا رفیق دہر

رہتی ہین بے شمار کیون۔ تیری تمام محنتین
اُٹھہ گئی سب جہان سے تیرے لئے امان کیون

ہو کے فراخ اس قدر تنگ ہوا جہان کیون
پیستی ہے تجھی کو ہان گردشِ آسمان کیون

قصۂ ماضی ہوئی تیری وہ آن بان ہان کیون
چھینی گئی ہے سیف کیون کاٹی گئی زبان کیون

علم کدہر کو چل دیا۔ جاتا رہا بیان کیون
تیری تمام کوششین جاتی ہین۔ رائگان کیون

سارے جہان کے ظلم کیون ٹوٹتے ہین تجھی پہ آج
بڑہ گیا حد صبر سے عرصۂ امتحان کیون

تیری زمین ہے رہن کیون ہاتھ مین گبر سخت کے
تیری تجارتون مین ہے صبح و مسا زیان کیون

کسب معاش کی رہین تیری ہر اک گھڑی ہے عجب
تیرے عزیز بھی ہین فاقون سے نیم جان کیون

کیون ہین یہ تیرے قلب پر کفر کی چیرہ دستیان
دل سے ہوئی ہے تیرے محو خصلتِ امتنان کیون

خُلق تیرے کدہر گئے۔ خلق کو جن پہ ناز تھا
دل تیرا بگڑ گیا بدلی تیری زبان کیون

تجھ کو اگر خبر نہین اسکے سبب کو مجھ سے پوچھ
تجھ کو بتاؤن مین کہ برگشتہ ہوا جہان کیون

منبع امن کو جو تو چھوڑ کے دُور چلدیا
تیرے لئے جہان مین ہو کن کیوا امان کیون

خواجہ پریس بٹالہ مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی تراب نے قادیان تراب منزل سے شائع کیا

کیا آسمان پر جانا کوئی فضیلت نہیں؟!

جب کبھی غیر احمدی علماء کے سامنے یہ بات پیش کیجاتی ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور دوبارہ دنیا میں آنے سے ان کی فضیلت آنحضرت صلعم پر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا مین قاعدہ ہے کہ جتنی محبوب چیز ہوتی ہے۔ اتنی ہی اس کی حفاظت کیجاتی ہے۔ آپ مانتے ہین کہ حضرت عیسٰی کو جب تکالیف و مصائب کا سامنا ہوا۔ تو خدا تعالٰی نے انہین آسمان پر اٹھا لیا۔ مگر آنحضرت صلعم کو دنیا مین ہی چھوڑ دیا۔ آپ تکلیف اٹھاتے دشمنون سے پتھر کھاتے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح خدا تعالٰی کو آپ سے زیادہ محبوب تھے۔ نیز قاعدہ ہے۔ کہ منیجر سکول اسی ٹیچر کو دوبارہ بلوانیکی کوشش کیا کرتا ہے جس کا کام اچھا رہا ہو۔ نہ اس کو جس نے کچھ نہ کیا ہو۔ پس دجالی فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مسیح کو دوبارہ دنیا مین بھیجنے اور آنحضرت کو نہ بھیجنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالٰے کے نزدیک مسیح ناصری مین آپ سے زیادہ قدوسیت اور روحانیت تھی۔ حالانکہ ایسا ہونا ہی بدیہی البطلان ہے۔ اس کے جواب مین غیر احمدی جو چند مثالین پیش کیا کرتے ہین۔ مع جوابات بطور مکالمہ لکھتا ہون۔

غیر احمدی۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے کوئی فضیلت نہین ثابت ہوتی۔ دیکھو چھتری اوپر ہوتی ہے اور آدمی نیچے آدمی افضل ہے یا چھتری۔

احمدی۔ انبیاء کی چھتری وغیرہ سے مثال دینا۔ ٹھیک نہین یہ کوئی دلیل نہین۔ دوسری مثال اس کے خلاف مین پیش کر دیتا ہون۔ جوتی پاؤن کے نیچے ہوتی ہے آدمی اوپر ہوتا ہے۔ جوتی افضل ہے آدمی۔

غیر احمدی۔ یہ مثال کس حدیث کی کتاب مین لکھی ہے۔

احمدی۔ جس حدیث کی کتاب مین چھتری کی مثال ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے یہ مثال تردیدی طور پر لکھی ہے آپ چھتری کی مثال حدیث سے نکالین۔ اس کے ساتھ ہی مین آپ کو جوتی کی مثال دکھا دونگا۔

غیر احمدی۔ جو چیز بھاری ہوگی وہی نیچے جائیگی۔ مثلاً ترازو کے ایک پلڑے مین ایک سیر کا بٹہ اور دوسرے مین ایک پاؤ ڈالدو تو پاؤ والا پلڑا ہی اوپر جائے گا۔

احمدی۔ اچھا ایک پلڑے مین ایک موتی اور دوسرے مین ایک سیر کا بٹہ ڈالدو تو موتی اوپر کو چلا جائے گا۔ موتی اچھا ہے یا بٹہ۔ دوم اس قاعدہ کو صحیح ماننے سے جو آپنے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی بھی ہتک لازم آتی ہے۔ کیونکہ ابوجہل اور فرعون جیسے ملعون بھی تو زیر زمین ہی ہین۔ تو بقول آپ کے ان کو بھی مسیح سے افضل ماننا پڑے گا۔ کیونکہ جو چیز بھاری ہوگی وہی نیچے جائے گی۔

غیر احمدی۔ تیسری مثال دیکھو موتی سمندر کی تہ مین ہوتا ہے اور حباب بر آب۔ کیا حباب اچھا ہے۔ یا موتی۔

احمدی۔ دودھ نیچے ہوتا ہے اور ملائی اوپر۔ ملائی اچھی اور قیمتی ہے یا دودھ۔ پس ایسی مثال کوئی دلیل نہین ہو سکتی۔ نیز مسیح کو اگر آپ ایک روپیہ ہی قرار دین۔ اور آنحضرت کو ایک موتی۔ جو سمندر کی تہ مین پڑا ہے۔ تو ہمارے لئے۔ ان دونون چیزون سے وہی اچھی ہوگی جو ہمارے کام آئے۔ تم مانتے ہو کہ مسیح ناصری دنیا مین دوبارہ آئینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہین وہ نہین آسکتے تو بتاؤ ایسے موتی سے جو سمندر کی تہ مین پڑا ہے۔ اور اس سے ہمین کسی فائدہ کی توقع نہین ہے۔ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ مگر وہ روپیہ اس موتی سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے جو کسی وقت ہمارے کام آئے گا۔ اور اس سے ہم نفع اور فائدہ اٹھائین گے۔

شمس

غزل

از خان حبیب اللہ خان کابلی احمدی قادیانی

آجا میری آنکھون مین سما جا میرے دل مین
سینہ مین جگر مین ہے تری جا میرے دل مین

اک جوش محبت کا جو امڈا میرے دل مین
سب دور ہوئے یار ہی ٹھیرا میرے دل مین

جس دن سے ہوا دیدۂ مستانہ کا شیدا
روئیدہ ہوا نرگس شہلا میرے دل مین

ہان زلف رخ یار کی الفت مین ہمیشہ
سودا میرے سر مین ہے سویدا میرے دل مین

بل عشق کے رستہ مین سلامت نہ رہین گے
اک بحر محبت ہی جو امڈا میرے دل مین

جس دن سے ولایت کی طرف لیگئے تشریف
اس دن سے ہے محمود کا چہرا میرے دل مین

ہے چشم بصیرت جنہین اللہ نے بخشی
وہ دیکھتے ہین یار کا چہرا میرے دل مین

حامد دل و جان سے تیرا محمود رہے خان
الفت رہے دایم تیری پیدا میرے دل مین

کتبہ مقبول احمد خان رامپوری

بشارت عظمٰی

اعتذار

پورٹ سعید سے قدس تک کے سفر مین مجھکو اتنی فرصت نہین مل سکتی کہ اخبار کے لئے ہفتہ وار چٹھی لکھ سکتا۔ آج مین صرف اسی بشارت عظمٰی پر کفایت کرتا ہون کہ ۲۴ اگست ۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد اقصٰی مین دو رکعت نماز باجماعت (نفل) ادا کر کے جماعت کے لئے بہت بڑی دعا کی۔ دعا سے پہلے اس فہرست کو جو دعا کے لئے تیار کی ہوئی ہے آپ نے دیکھا۔ اور پھر نماز کے ہر رکن مین بہت لمبی دعا کی۔ بعد ظہر و عصر آپ مسجد عمر مین تشریف لے گئے۔ جہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی۔ المقام پر مسجدہ مین حضرت نے بہت لمبی دعا کی۔ صرف ایک سجدہ نماز کے لئے کیا۔ خدا ان دعاؤن کو ہمارے حق مین سنے۔ (مفصل پھر)

خاکسار عرفانی

دارالامان کی خبرین

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے خاندان مین الحمد للہ خیریت ہے۔

(۲) حضرت خلیفہ اول رضہ کے اہل و عیال خیریت سے ہین۔

(۳) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب حضرت میان بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ بخیریت ہین اور خدمات دین مین مصروف

(۴) جناب میر محمد اسحاق صاحب کی لڑکی حمیدہ ۲۰ اگست کو فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۵) حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمرکاب جانے والے احباب کے اہل و عیال مین خیریت۔ چودھری فتح محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ علیل ہین مگر اب کچھ افاقہ ہے۔

(۶) جناب مفتی محمد صادق صاحب کی اہلیہ بیمار ہین چھاتی مین رسولی خیال کی گئی جسے ڈاکٹر صاحبان نے چیر کر نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ احباب دعا فرماوین کہ خدا تعالٰی انہین صحت بخشے

(۷) جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ہین۔ وہ اعلان کرتے ہین۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے جو طلباء تاحال واپس نہین آئے وہ جلد پہنچ جائین۔

(۸) دفاتر صدر انجمن اور نظارت سالانہ بجٹ بنانے مین مصروف ہین

(۹) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے بخیریت لنڈن پہنچنے کی خوشی مین احمدی دوکاندارون نے ۲۵ اگست کو ایک دعوت دی جس مین دو سو کے قریب اصحاب شریک ہوئے مساکین اور بیواؤن کو بھی کھانا بھیجا گیا۔ عبد المجید خان پان فروش نے اپنی طرف سے پان کھلائے۔ اسی خوشی مین ۲۵ اگست کو مدرسہ احمدیہ مین چھٹی منائی گئی۔

پرشوتم دیو کو نصیحت

از سید معصوم علی صاحب مبلغ انجمن احمدیہ اٹاوہ

غیر احمدیوں کے ماسور پنڈت پرشوتم دیو بقہورکا ایک مضمون بعنوان "الہام کی حقیقت" الحاد و دہریت کے علمبردار یعنی آگرہ اخبار مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۴ء مین شائع ہوا ہے۔ پنڈت جی نے اوس مضمون مین جس قدر ابلہ فریبی ورو باہ بازی سے کام لیا ہے۔ اس سے ان کی فطری خباثت اور قلبی قساوت کا نقشہ صاف کھچا نظر آتا ہے بھیڑ کے لباس مین آپ بھیڑیئے کا کام کر رہے ہین۔ آپ کے دکھانے کے دانت اور ہین اور کہانیکے اور۔ عام طور پر تو آپ یون کہا کرتے ہین کہ مذہب دنیا مین توہین اور دل آزاری کی تعلیم نہین دیتا۔ اور مین دنیا مین امن وامان قایم کرنے اور فتنہ وفساد مٹانے آیا ہون مگر مسلمانون مین تفرقہ اندازی کے لئے آپ بانیئے سلسلہ احمدیہ اور احمدیون کی دل آزاری کو پرم دہرم سمجھتے ہین۔ آپ حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کی نسبت لکھتے ہین۔ کہ "وہ اوس کو خود الہام کی حقیقت سے واقفیت نہین ہوئی بلکہ مدت العمر قران مجید سے سرقہ کرکے آیات قرانی کو یا تو بجنسہٖ یا کچھ تغیر کر کے الہام سے موسوم کرتے رہے خدائے جل وعلا کی بھی توہین کی کہ اس کا علم صرف آیات قرانی تک محدود ہے" پنڈت جی کی اس ہزیان سرائی سے ظاہر ہے کہ انہون نے حضرت مرزا صاحب کی کتابین نہ دیکھین نہ سنین۔ ورنہ اس دلیری کے ساتھ دروغ بافی کے مرتکب نہ ہوتے دنیا جانتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے الہامات اردو وفارسی۔ عبرانی سنسکرت انگریزی کے بھی اپنی تصنیفات مین لکھے ہین۔ پس پنڈت جی کا یہ خیال کہ مرزا صاحب کے الہامات صرف آیات قرانی تک محدود تھے محض لغو اور باطل ہے۔ اور آیات قرانی مین جو الہامات مرزا صاحب کو ہوئے ہین اونکو سرقہ بتانا۔ ایک سفیہانہ حملہ اور رکیک حرکت ہے۔ بہت سے اولیاء اللہ کو قرانی آیات مین الہام ہوتے رہے ہین۔ اور اہل اسلام اس بات کو مانتے ہین۔ پس جاہل پنڈت کا یہ الزام اون اولیاء اللہ کو سارق ٹہراتا ہے۔ یہ مذہب اسلام کی صریح توہین ہے۔ اور اہل اسلام کی دل آزاری۔ کتاب مقامات ربانی مین لکھا ہے۔ کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو اون کے چھوٹے لڑکے کی پیدائش سے پہلے یہ آیت قرانی الہام ہوئی انا نبشرک بغلام اسمه یحییٰ اور اس الہام کی بنا پر انہون نے اوس کا نام اوسکی پیدائش کے وقت یحییٰ رکھا۔ پس ایسے اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ پنڈت خود الہام کی حقیقت سے بے خبر ہے۔ اور مرزا صاحب پر اوس کا اعتراض جہالت یا شرارت پر مبنی ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحبؑ نے مسئلہ الہام کو براہین احمدیہ مین اسقدر شرح وبسط کے ساتھ لکھدیا ہے کہ تمام منکرین الہام خصوصاً برہم سماجیون کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ مگر بے حیائی بھی عجب چیز ہے جس نے پنڈت جی کے قلم سے ایسے جھوٹے الفاظ نکلوا دیئے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ع بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔ پنڈت جی نے بعض نادان مسلمانون کے بہکانے کے لیے یہ مکارانہ چال چلی ہے۔ کہ قران مجید کے آپ بظاہر حامی بنکر نکلے ہین۔ مگر درحقیقت اونکو قران شریف کی حمایت منظور نہین ہے۔ کیونکہ وہ اہل اسلام کی طرح وحی والہام کے قائل نہین۔ اور مسلمانون کی طرح قران مجید کو کلام الٰہی نہین جانتے۔ اپنے دلی خیالات کا نام الہام رکھتے ہین۔ اور محض عقلیات پر ان کا مدار ہے۔ حالانکہ مجرد عقل سے الٰہیات مین ہرگز کام نہین چل سکتا۔ اور خدا کی وحی محض عقل سے یقیناً ہم معلوم نہین کر سکتے۔ علاوہ ازین کیا پنڈت جی کوئی ایسی عقلی دلیل پیش کر سکتے ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے کلمات کو ایکمرتبہ کام مین لاکر پھر کام مین نہین لا سکتا۔ اور جو بات اوس نے ایکمرتبہ کہدی پھر وہی بات پھر نہین کہہ سکتا۔ تعجب ہے کہ پنڈت جی کو اپنے کلمات کی نسبت تو ایسا اختیار ہو مگر اون کے پرمیشور کو نہ ہو۔ کیا خدا تعالیٰ نے جن ذرات مادہ کو ایکمرتبہ استعمال کر لیا ہے اونکو پھر کبھی استعمال نہین کر سکتا۔ کیا ایسی علمی تحقیق پر آپ یوروپ کے سٹریٹون کو سبق پڑہانیکے لئے ماسور ہوئے ہین!!! استغفر اللہ ثم استغفر اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

آگے چل کر پنڈت جی اخبار مذکور کے صفحہ ۹ کالم اول مین حضرت مرزا صاحبؑ کی نسبت لکھا ہے۔ کہ "وہ خود اپنی اس حالت پر غور کرتے تھے تو اپنے شیطانی الہام کو محسوس کرتے اور مقر تھے۔ کہ مجھے شیطانی الہام بھی ہوتا ہے" مگر حضرت صاحب کی کسی کتاب کا حوالہ نہین دیا۔ نہ کوئی عبارت نقل کی۔ لہذا پنڈت جی کو لازم ہے کہ وہ مفصل حوالہ آگرہ اخبار مین شائع کرا دین ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ انہون نے دیدہ ودانستہ جھوٹھ بولا اور صریحاً افترا پردازی کی۔

پھر پنڈت جی لکھتے ہین کہ الہام کی تعریف میرے نزدیک یہ ہے۔ کہ "چونکہ مادہ کا دور ارتقا انسان پر آکر ختم ہو چکا ہے اس لئے اوس کے بعد ارتقاء روحی شروع ہوتا ہے جس کا انحصار انسانی سعی وکوشش پر ہے۔ اگر وہ اعمال کئے جائین جن سے روح مین تصفیہ وقوت حاصل ہو تو ایسے انسان کی روحانی قوت دیگر انسانون سے بہتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ مجاہدہ نفس کیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ سے تقرب حاصل ہوتا جاتا ہے۔ یہان تک کہ رفتہ رفتہ مقربین سے بھی زیادہ مقرب ہو جاتا ہے۔ اور رشی مہاتما اوتار نبی رسول بھی ان ہی مین سے ہین جو اپنی روحانی ترقی کے باعث خدا سے حقایق ومعارف اور احکام حاصل کر کے اکثر دنیا کی نجات وبہبودی اور راہ راست پر لانے کا باعث ہوتے ہین۔ جن کو عام اصطلاح مین الہام ووحی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے حقیقتہً یہ روحی بھی ارتقائی حد ہے۔" (براہین دین حقیقی صفحہ ۱۹۰)

معزز ناظرین عبارت منقولہ پر سرسری نظر ڈالنے سے بھی معلوم کر سکتے ہین۔ کہ اس عبارت کا اکثر حصہ تعریف الہام سے کچھ تعلق نہین رکھتا۔ اور باقی حصہ سے بھی الہام کی جامع ومانع تعریف نہین نکلتی۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ الہام مذکور کسبی ہے وہبی نہین۔ اور علت موجبہ نزول الہام محض انسانی سعی وکوشش ہے خدا کے فضل کو اس مین کچھ دخل نہین۔ نبوت ورسالت کا بھی یہی حال ہے۔ غور وفکر کے بعد جو حقایق ومعارف انسان کے دل مین آجاتے ہین۔ اونہین کو الہام ووحی کہتے ہین۔ خدا خود نہ کسی سے بولتا ہے نہ اوسپر اپنی مرضی اپنے کلمات طیبہ مین ظاہر کرتا ہے انسان کا ہی احسان خدا پر ہے۔ کہ اوس نے اپنی کوشش سے خدا کے وجود کا پتہ لگایا۔ اور اپنی ایک خاص حالت کو الہام ووحی الٰہی ظاہر کر کے لوگون کو خدا پرست بنایا۔ غرض الہام ووحی الٰہی کے متعلق پنڈت جی کا یہ خیال باطل ہے۔ اور ایسے خیالات مطعونہ کی طرف دعوت کرنیوالون کو نبی ورسول قرار دینا نبوت ورسالت کی سراسر ہتک ہے۔

اہل اسلام وفرقہ برہم سماج کے درمیان حقیقت الہام کی نسبت عرصہ سے ایک نزاع برپا ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک حقیقت الہام اور ہے۔ اور برہم سماج کے نزدیک اور۔

پس پنڈت جی کو لازم تھا کہ وہ حقیقت الہام کی نسبت اپنا مذہب مدلل طور پر ظاہر کرتے۔ مگر انہون نے ایسا نہین کیا۔ خود دہوکہ کہایا یا دہوکہ دیا۔ امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آیا الہام جو وحی کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اور جس کا دعوے انبیاء علیہ السلام کی نسبت اہل اسلام کی نسبت کرتے چلے آتے ہین۔ وہ کسبی یعنی محض انسانی سعی وکوشش پر موقوف اور اس کے دلی ودماغی قوتون کا ہی ثمرہ اور غور وفکر کا ہی نتیجہ ہے۔ یا منجملہ صفات الٰہیہ ایک صفت تکلم ہی ہے۔ جس کی تجلی خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کسی مقدس انسان پر ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس انسان کو اپنی ہمکلامی کے لئے منتخب اور اپنے مکالمات سے مشرف فرماتا ہے۔ جس سے عقل انسانی روشن اور نورانی ہوتی ہے۔ ملہم پر یقین کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا اور عدم رضا کے متعلق ایک یقینی اور معصوم ومحفوظ قانون براہ راست یا بطور تجدید بندگان الٰہی کے لئے حاصل ہوتا ہے۔ اس امر نزاعی اور تنقیح طلب کا فیصلہ حکم عدل حضرت مسیح موعود ومہدی معہود مسیح میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات براہین احمدیہ وغیرہ مین نہایت مبسوط اور مدلل لکھدیا ہے۔ اور برہمو سماج کے تمام وساوس اور اوہام کا ازالہ کامل طور پر کر دیا ہے۔ پنڈت جی نے اپنی کتاب مین اون قوی اور پرزور دلائل قطعیہ مین سے کسی ایک دلیل کو بھی توڑ کر نہین دکھلایا۔ صرف یہ کام کیا ہے کہ اپنی اوٹ پٹانگ کا نام بھی براہین رکھدیا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ خیالی نام رکھدینے سے کیا کام نکلتا ہے۔

اب ہم الہام کے متعلق حضرت صاحبؑ کے چند فقرات ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین اور اصل کتابون کی طرف اون کو توجہ دلاتے ہین۔

تعریف الہام

"الہام ایک القاء غیبی ہے کہ جس کا حصول کسی طرح کے سوچ اور تردد اور تفکر وتدبر پر موقوف نہین ہوتا۔ اور ایک واضح اور منکشف احساس سے کہ جیسے سامع کو متکلم سے یا مضروب کو ضارب سے یا ملموس کو لامس سے ہو محسوس ہوتا ہے اور اس سے نفس کو مثل حرکات فکریہ کے کوئی الم روحانی نہین پہنچتا۔ بلکہ جیسے عاشق اپنے معشوق کی رویت سے بلاتکلف انشراح وانبساط پاتا ہے۔ ویسا ہی روح کو الہام سے ایک ازلی اور قدیمی رابطہ ہے کہ جس سے روح لذت اٹھاتی ہے غرض یہ ایک منجانب اللہ اعلام لذیذ ہے۔ کہ جس کو نفث فی الروع اور روحی بھی کہتے ہین" (حضرت اقدس کی پرانی تحریرین۔ مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان صفحہ ۱۵)

حقیقت الہام واز الہٴ اوہام

یہ خیال کرنا کہ جو دقائق فکر اور نظر کے استعمال سے لوگوں پر کھلتے ہیں وہی الہام ہیں بجز ان کے اور کوئی شئے الہام نہیں یہ بھی ایک ایسا وہم ہے جسکا موجب صرف کور باطنی اور بے خبری ہے اگر انسانی خیالات ہی خدا کا الہام ہوتے تو انسان بھی خدا کی طرح بذریعہ اپنے فکر اور نظر کے امور غیبیہ کو معلوم کر سکتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ انسان کیسا ہی دانا ہو مگر وہ فکر کر کے کوئی امر غیب نہیں تبلا سکتا۔ اور کوئی نشان طاقت الوہیت کا ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور خدا کی قدرت خاصہ کی کوئی علامت اس کے کلام میں پیدا نہیں ہوتی...... لیکن اگر کسی کے دل میں یہ شبہ گذرے کہ نیک اور بد تدبیر نہیں اور ہر ایک شر و خیر کے متعلق باریک حکمتیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کی باتیں کہ جو فکر اور نظر کے وقت انسان کے دل میں پڑجاتی ہیں وہ کسی کی طرف سے اور کہاں سے پڑتی ہیں اور کیونکر سوچتے سوچتے ایکدفعہ مطلب کی بات سوجھ جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام خیالات خلق اللہ ہیں امر اللہ نہیں۔

خلق تو خدا کے اس فعل سے مراد ہے کہ جب خدائے تعالیٰ عالم کی کسی چیز کو بتوسط اسباب پیدا کر کے بوجہ علت العلل ہونیکے اپنی طرف اس کو منسوب کرے۔ اور امر وہ ہے جو بلا توسط اسباب خالص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ اور کسی سبب کی آمیزش سے نہ ہو۔ پس کلام الٰہی جو اس قادر مطلق کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ اوس کا نزول عالم امر سے ہے نہ عالم خلق سے۔ اور دوسرے جو خیالات انسانوں کے دلوں میں بوقت نظر اور فکر اٹھا کرتے ہیں وہ تمام عالم خلق سے ہیں کہ جس میں قدرت الٰہیہ سے زیر پردہ اسباب و قویٰ تصرف کرتی ہے۔“ (براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

پھر حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں ”جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت و تاثیر بھی ہے۔ وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دور کرتا ہے اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطف اور لذت آتی ہے...... خدا کا کلام جس وقت اور برکت و روشنی اور تاثیر و لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔ خود یقین دلا دیتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں...... جو شخص تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور اس سے بے خبر ہے کہ خدا کا یقینی اور قطعی کلام بھی اس کے بندوں پر نازل ہوا کرتا ہے۔ وہ خدا کے وجود سے ہی بے خبر ہے۔ لہذا وہ اپنی طرح تمام دنیا کو وساوس کے نیچے پامال دیکھتا ہے...... درحقیقت انسان کی نجات اسی پر موقوف ہے کہ یا تو وہ خود ایسا شخص ہو جو براہ راست خدا تعالیٰ سے مشرف مکالمہ اور مخاطبت رکھتا ہو۔ مگر ایسا مکالمہ مخاطبہ نہ ہو کہ جس میں قطعی فیصلہ نہ ہو۔ کہ وہ رحمانی ہے یا شیطانی اور یا وہ شخص نجات پا سکتا ہے جو ایسے شخص کا ہم صحبت اور اس کے دامن سے وابستہ ہو...... وہ مذہب مردار ہے جس میں ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں کیونکہ وہ انسانوں پر یقین کی راہ بند کرتا ہے اور ان کو قصوں اور کہانیوں پر چھوڑتا ہے...... مگر خدا تعالیٰ کا وہ مکالمہ یقین تک پہنچاتا ہے جو یقینی اور قطعی ہو جیسا ایک ملہم قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ وہ اسی رنگ کا مکالمہ ہے جس رنگ کا مکالمہ آدم سے ہوا اور ابراہیم سے ہوا اور موسیٰ سے ہوا۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ سے ہوا۔ اور اتم اور اکمل طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو۔ تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی... عوام الناس کے ایسے شکی وہمی الہام ہماری اس بحث سے خارج ہیں۔ جنکے ساتھ نہ تو خدائی نشان اور آسمانی متواتر تائیدیں ہوتی ہیں کہ تا اس قول کو فعل کی شہادت کے ساتھ قوت دیں۔ اور نہ خود ملہم کو اس کی نسبت یقین کامل ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ دبدھا میں رہتا ہے کہ آیا یہ شیطانی ہیں یا رحمانی“۔

رحمانی الہام کی نشانیاں

(۱) اول یہ کہ الٰہی طاقت اور برکت اسکے ساتھ ایسی ہوتی ہے کہ اگر اور دلائل ابھی ظاہر نہ ہوں وہ طاقت بڑے جوش اور زور سے تبلاتی ہے کہ میں خدا کی طرف ہوں اور ملہم کے دل کو ایسا اپنا مسخر بنالیتی ہے۔ کہ اگر آگ میں اوس کو کھڑا کر دیا جائے۔ یا ایک بجلی اوس پر پڑنے لگے وہ کبھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ الہام شیطانی ہے یا حدیث النفس ہے۔ یا شکی ہے یا ظنی ہے۔ بلکہ ہر دم اوسکی روح بولتی ہے کہ یہ یقینی اور خدا کا کلام ہے۔

(۲) دوسرے خدا کے کلام میں خارق عادت شوکت ہوتی ہے

(۳) وہ پر زور آواز اور قوت سے نازل ہوتا ہے“

(۴) چوتھے اس میں ایک لذت ہوتی ہے۔

(۵) اکثر اس میں سلسلہ سوال و جواب پیدا ہو جاتا ہے۔ بندہ سوال کرتا ہے خدا جواب دیتا ہے۔ اور پھر بندہ سوال کرتا ہے اور خدا جواب دیتا ہے۔ خدا کا جواب پانیکے وقت بندہ پر ایک غنودگی طاری ہوتی ہے لیکن صرف غنودگی کی حالت میں کوئی کلام زبان پر جاری ہونا وحی الٰہی کی قطعی دلیل نہیں کیونکہ اسطرح پر شیطانی الہام بھی ہو سکتا ہے

(۶) چھٹی وہ الہام کبھی ایسی زبانوں میں بھی ہو جاتا ہے جن کا ملہم کو کچھ بھی علم نہیں۔

(۷) سات؟ جبکہ یقین پر جا پڑتا ہے تب ایک دنیا اس کی طرف کھینچی چلی آتی ہے اور بہت سی روحیں اسکے رنگ میں بقدر استعداد آجاتی ہے۔

(۸) آٹھویں سچا الہام غلطیوں سے نجات دیتا اور بطور حکم کے کام کرتا ہے۔ اور قرآن شریف کے کسی بیان میں مخالف نہیں ہوتا۔

(۹) سچے الہام کی پیشگوئی فی حد ذاتہ سچی ہوتی ہے گو اس کے سمجھنے میں لوگوں کو دھوکا ہو۔

(۱۰) سچا الہام تقویٰ کو بڑھاتا ہے اور اخلاقی قوتوں کو زیادہ کرتا اور دنیا سے دل برداشتہ کرتا اور معاصی سے متنفر کر دیتا ہے۔

(۱۱) سچا الہام چونکہ خدا کا قول ہے اس لئے وہ اپنی تائید کے لئے خدا کے فعل کو ساتھ لاتا ہے۔ اور اکثر بزرگ پیشگوئیوں پر مشتمل ہوتا ہو جو سچی نکلتی ہیں اور قول و فعل دونوں کی آمیزش سے یقین کے دریا جاری ہو جاتے ہیں۔ اور انسان سفلی زندگی سے منقطع ہو کر صفات ملکوتی بجاتا ہے۔

آخر میں پنڈت صاحب لکھتے ہیں کہ ”اب جو لوگ معترض ہیں۔ وہ پہلے شیطان کا مستقل وجود اور اوس کا ارادہ الٰہی پر غالب ہونا ثابت کریں کیونکہ میرے عقیدے میں الہام ہرگز شیطانی نہیں ہو سکتا۔ الہام تو رحمانی ہی ہوا کرتا ہے۔ اور الہام تو دراصل وہی ہے جو ہر اعتبار سے الہام ہوگا

جواب: اس کا یہ ہے کہ ہر انسان میں دو قسم کی خواہشیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ جو اس کو نیکی کی طرف تحریک کرتی ہے دوسری وہ جو اوس کو بدی کی طرف تحریک کرتی ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ کوئی معلول بغیر علت کے وجود پذیر نہیں ہوتا پس ضرور ہے کہ نیک تحریک کی ایک علت ہو اوس کو قرآنی اصطلاح میں ملک کہتے ہیں اور بد تحریک کی بھی ایک علت ہو۔ اوس کو قرآنی اصطلاح میں شیطان کہتے ہیں۔ پس جو الہام بد تحریک سے ہو وہ شیطانی الہام ہے اور چونکہ خدا کا کلام بالخاصہ انسانکو یقین کا مرتبہ عطا کرتا ہے لہذا جو الہام گرا ہوا ہے اس درجے سے وہ شیطانی الہام ہے۔

پنڈت جی کو چونکہ اس فرق کی خبر تک نہیں اس لئے ان کے الہام یقینی نہیں ہو سکتے ضرور شیطانی ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں ہے۔ ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیآئھم۔ یعنی شیاطین اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ان کے دلوں میں برے وسوسے ڈالدیتے ہیں۔ پھر ارشاد ہے۔ واذا خلوا الیٰ شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون یعنی جب منافق اپنے شریر النفس ہلاک ہونے والے شیاطین یعنی لیڈروں کی طرف خلوت گاہ میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ بات یہ ہے کہ ہم مسلمانوں سے ہنسی ٹھٹھا کرتے تھے۔ پس پنڈت جی کے شیاطین مستقل وجود رکھتے ہیں۔ اور پنڈت جی خود اون کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے ان کا خیال شیطانی ہے ہاں بے شک یہ سچ ہے کہ شیطان الٰہی ارادہ پر غالب نہیں آسکتا۔ اسی بنا پر میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ پنڈت جی سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

میدان فتنہ ارتداد میں کام کیلئے جانیوالے احباب جلد آگرہ پہونچیں

آپ کے والنٹیر نام والی فہرست گم ہوگئی

آگرہ میں ہم ایک دن دارالتبلیغ احمدیہ میں بیٹھے ہوئے۔ اس بات پر غور و خوض کر رہے تھے۔ کہ اب وہ جوش لوگوں میں کیوں نہیں رہا جو ابتدا میں تھا۔ پہلے پہل جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے۔ جماعت میں تحریک کی۔ تو کئی سو آدمیوں نے میدان فتنہ ارتداد میں کام کرنے کے لئے نام دیئے۔ مگر بہت سے نام دینے والوں نے میدان فتنہ ارتداد میں کام کیا۔ اور ایسا کام کیا کہ قریباً تمام اخبارات ہندوستان نے یک قلم و یک زبان ہو کر احمدیہ جماعت کی مساعی جمیلہ اور خدمات حسنہ کا اعتراف کیا۔ اور لکھا۔ کہ اس جماعت کا کام قابل تعریف اور سب جماعتوں سے اعلیٰ درجہ پر ہے۔

مگر اب کچھ سست ہو گئے ہیں۔ اس پر ایک شخص نے دو احمدیوں کا ذکر کیا جنہوں نے اپنے نام فتنہ ارتداد کی روک تھام کرنے کے لئے دیئے ہوئے تھے۔ آپس میں کہہ رہے تھے۔

پہلا:- فتنہ ارتداد میں کام کرنیکے لئے نام تو دیدیا تھا۔ مگر اب جانے کو دل نہیں چاہتا۔

دوسرا:- آپ فکر نہ کریں۔ جس فہرست میں میرا اور آپکا نام تھا وہ فہرست گم ہو گئی ہے۔

اسی طرح اور بہت سے ایسے اصحاب ہیں۔ جنہوں نے اپنے جوش میں آکر نام تو دیدیئے۔ مگر کام کرنیکے لئے نہیں گئے۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو ایسے ہی رکیک اور لغو بیہودہ عذرات کی بنا پر تسلی دے لی ہے۔ کہ اب ہم خدا تعالٰے کے نزدیک قابل مواخذہ نہیں۔ کیونکہ دفتر والوں کا کام تھا۔ کہ وہ ہمیں بلاتے۔ ان کا نہ بلانا خواہ کسی وجہ سے ہو۔ ہماری سرخروئی کے لئے کافی ہے۔ مگر ایسے لوگوں کو واضح رہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنے نام صرف نام و نمود کی غرض سے دیئے تھے۔ یا کسی شخص کو خوش کرنیکے لئے۔ تو اور بات ہے۔

اور اگر انہوں نے خدا تعالٰی کا کام سمجھکر دیئے تھے۔ تو وہ یاد رکھیں کہ اگر دفتر والوں سے ان کے اسماء کی فہرست گم بھی ہو گئی ہے۔ تو جو فہرست خدا تعالٰے کے پاس ہے وہ گم ہونے والی نہیں۔ آج لوگوں کے سامنے تو کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم نے نام ہی نہیں دیا تھا۔ مگر جب عالم الغیب خدا کے سامنے پیشی ہو گی تو اس وقت تمہارا کیا عذر ہو گا۔ اس دن شرمندگی اور دانت پیسنا ہو گا۔ ایک انسان تو دوسرے انسان سے دھوکہ کھا سکتا ہے۔ مگر خدا تعالٰی جو خبیر و بصیر اور دلوں کی حالات سے واقف ہے۔ کیسے کسی کے دھوکہ میں آ سکتا ہے۔ اور ایسے اشخاص کو یہ بھی سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اگر ان کے اسماء دفتر میں محفوظ نہیں رہے۔ اور کوئی فہرست گم ہو گئی ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اس میں بھی خدا تعالٰے کو ان کا امتحان لینا منظور ہو۔ پھر کسی وقت پر جا کر کاغذات میں سے ان کے اسماء کی فہرست ملجائے۔ یا نام معلوم ہو جائیں۔ تو کیا وہ اس قابل سمجھے جائیں گے کہ ان سے کوئی اور دینی خدمت لیجائے۔ یہی سمجھا جائے گا۔ کہ یہ دینی خدمت سرانجام نہیں دے سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ جیسے انہوں نے پہلے دھوکہ دیا۔ اسی طرح اس بار بھی دھوکہ ہی دیں۔

اے نونہالان جماعت احمدیہ! یاد رکھو۔ خدا تعالٰی آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ اب پھر روضہ اسلام میں بہار و رونق پیدا ہو۔ تمام عالم کی عصیان آلود زمین پر جو کفر و سیہ مستی کی دھواں دھار کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے تمام عالم تاریک و تار ہو رہا ہے۔ وہ دور کرے اور اسلام کو منور چراغ کے نور سے روشن کرے۔ اسی لئے خدا تعالٰے نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اور اس کی جماعت کو اسی طرح اس خدمت کے لئے انتخاب کیا۔ جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صحابہ کو۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ کہ جو اس خدمت کو جو خدا تعالٰی نے ان کے سپرد کی ہے باحسن وجوہ سرانجام دیتے ہیں۔

اے اسلام کے لئے اپنے اموال و نفوس کو قربان کرنے والی قوم! تمہیں چاہیئے کہ قربانیوں اور مجاہدات کرنیمیں صحابہ رضوان کا نمونہ اختیار کرو۔ چاہیئے کہ تم میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جو دینی کام کرنے سے جی چرائے۔ بلکہ فاستبقوا الخیرات کے حکم کے ماتحت ایک دوسرے سے بڑھکر نیکی کرنیکے لئے قدم اٹھائے۔

زمین ہند میں فتنہ ارتداد کے موقع پر جو جان نثاری اور ایثار اور عالی حوصلگی اور انفاق فی سبیل اللہ کا نمونہ احمدی جماعت نے دکھایا وہ باقی تمام اسلامی جماعتوں سے کئی درجہ بڑھکر ہے۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اسماء اس کام کے لئے دیئے تھے۔ ان کا سستی و کاہلی یا بعض نا معقول عذرات کی بنا پر نہ جانا سخت نازیبا فعل ہے۔

دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہ کو جب جنگ کا حکم ہؤا۔ تو انہوں نے کس صدق و اخلاص سے اس عہد کو پورا کیا۔ جو انہوں نے اپنے پیارے خدا اور رسول سے کیا انہوں نے تلواروں کے نیچے اسلام کی خاطر اپنے خون بہا دیئے۔ اور وہ پیچھے نہ ہٹے۔ جبتک کہ انہوں نے روم و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں اپنے ہاتھ میں نہ لے لیں۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب جنگ بدر کا موقعہ آیا تو روانگی سے پیشتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح مجاہدین کا جائزہ لے لیا تھا۔ اور صرف انہیں اصحاب کو لیا۔ جو آپ کی نگاہ میں مقابلہ اور مقاتلہ کے قابل تھے۔ اگرچہ مدینہ منورہ کے تمام نوجوان اور سالخوردہ جو شرف باسلام ہو چکے تھے۔ اس جہاد میں شریک ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ مگر چونکہ مدینہ منورہ کی حفاظت بھی ضرور تھی۔ اس لئے کسی کسی کو جہاد میں شامل ہونیکی اجازت ملی اور باقیوں کو مدینہ منورہ کی حفاظت سپرد ہوئی۔ اب باپ بیٹے بھائی بھائی میں بحث ہونے لگی۔ ہر ایک کو جہاد کا شوق تھا ایک دوسرے کو کہتا بھائی تم مدینہ میں رہو۔ اور مجھے جہاد میں جانے دو۔ بیٹا باپ سے کہتا کہ آپ سالخوردہ ہیں گھر میں رہیئے اور مجھے اجازت دیجئے۔ باپ کہتا کہ نہیں بیٹا میں دنیا کا سب کچھ دیکھ چکا ہوں۔ تم ابھی نوجوان ہو۔ مجھے شہادت کا رتبہ حاصل کرنے دو تم کو پھر کسی نہ کسی جہاد میں شریک ہونے کا موقعہ ملجاوے گا۔ میری زندگی شاید دوسرے وقت تک وفا نہ کرے۔ میرے ہاتھ کر نہ جانے دو مجھے شہیدوں میں داخل ہونے دو مجھ سے جنت نہ چھینو مجھے اپنے پیارے نبی پر فدا ہونے دو۔ مجھے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں جانے دو۔ مگر مانتا کون تھا سب کے سب شمع ہدیٰ پر قربان ہونے کو تیار تھے۔ کس سے پیچھے رہا جاتا تھا۔ آخر قرعہ اندازیاں ہونے لگیں۔

سعید اور اس کے والد خثیمہ میں بھی بحث چھڑ گئی۔ خثیمہ کہتا تھا کہ اے بیٹے تو عورتوں اور بچوں کی حفاظت کر اور مجھے اس جہاد میں جانے دے۔ مگر سعید کہتا تھا۔ کہ نہیں باپ آپ یہاں ٹھیریئے اور مجھے اجازت دیجئے میں شہادت کے لئے مر رہا ہوں۔ خدا میرے نصیب کرے دیکھئے آپ میرے پیارے باپ ہیں میری عرض قبول کیجئے۔ مگر خثیمہ کہتا تھا کہ نہیں بیٹا میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ رسول مقبول صلعم تو دشمنوں کے مقابلہ پر تشریف لیجائیں۔ اور میں یہاں عورتوں میں بیٹھا رہوں۔ سعید نے کہا اچھا باپ اگر آپ اصرار کرتے ہیں۔ تو آؤ ہم قرعہ اندازی کر لیں۔ جس کے نام قرعہ نکلے وہ جہاد میں جائے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی۔ اور قرعہ سعید کے نام نکلا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اور اب خثیمہ بھی خاموش رہا ایک نوجیز لڑکا عمیر بن ابی وقاص جس کی عمر بمشکل ۱۲ سال کی تھی۔ لشکر میں چھپا پھرتا تھا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں اسے صغیر سن دیکھکر رسول خدا صلعم جہاد میں جانے سے روک دیں مگر اس قلیل لشکر میں وہ کب تک چھپا رہ سکتا تھا۔ آخر او سکو رسول اللہ صلعم کے جائزہ میں آنا پڑا۔ اور واقعی اسکی خوردسالی کی وجہ سے اس کو اجازت نہ ملی۔ اس پر وہ زار زار رونے لگا۔ رسول خدا صلعم کا دل اسکی زاری دیکھکر بھر آیا۔ اور آپ نے اسے اجازت دیدی۔ اور اس کے حق میں دعائے خیر کی۔

اب غور کرو وہ اصحاب جنہیں یہ معلوم ہوا۔ کہ ہم جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے کیسے مضطرب اور بے قرار ہو گئے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں۔ اسی طرح تم اپنی طرف غور کرو تم میں بھی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز آیا۔ اور خدا تعالٰی نے تمہاری صحابہ سے مماثلت دی۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم اس مماثلت کا حق پورے طور سے ادا کرو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ نظم

بکوشید اے جوانان تابدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاران کنون بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
دو روز عمر خود در کار دین کوشید اے یاران
کہ آخر ساعت رحلت بعید حسرت شود پیدا

بعض احباب عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ بہت گرم علاقہ ہے۔ وہاں کی گرمی ناقابل برداشت ہے۔ ان پر سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کے دوسرے بھائی بھی تو گرمی میں کام کر رہے ہیں۔ یہی آنحضرت صلعم علیہ وسلم کے وقت میں بھی جہاد پر نہ جانے والوں نے کہا تھا کہ الا تنفروا فی الحر۔ کہ گرمی میں کوچ مت کرو۔ خدا تعالٰی فرماتا ہے۔ قل نار جہنم اشد حرا لو کانوا یفقھون۔ تو کہدے کہ دوزخ کی آگ زیادہ گرم ہے اگر ان کو سمجھ ہوتی۔ پس گرمی کا عذر بھی صحیح نہیں ہے۔

پھر بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اتنا روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور اتنے مبلغین وہاں جا کر کام کر چکے ہیں۔ مگر ظاہری طور پر نتیجہ کوئی دکھائی نہیں دیتا

اول:- آپ کا کام صرف تبلیغ کرنا ہے اس کا نتیجہ بہتر نکالنا خدا تعالٰی کے اختیار میں ہے۔

دوم:- اس کام سے جو فائدہ جماعت احمدیہ کو حاصل ہؤا۔ وہ بہت بڑا فائدہ ہے۔ مخالف اخباروں نے جو کچھ جماعت احمدیہ کی تعریف میں لکھا ہے۔ وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث لا یزال طائفۃ من امتی علی الحق میں جو آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت کا ایک طائفہ حق پر ہؤا کرے گا۔ اور وہ دشمنوں پر غالب رہے گا۔ وہ فرقہ احمدیہ جماعت ہے۔ رہی یہ بات کہ سب کی سب ملکانہ قوم احمدی نہیں ہوئی۔ سو اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ قوموں کا کسی جماعت میں داخل ہونا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ کام ایک لمبے عرصہ کو چاہتا ہے۔ وہ قوم جو کئی سو سالوں سے مردہ چلی آتی ہے۔ اور دین اسلام سے محض ناواقف ہو۔ ان کی اصلاح ایک دو سال میں ہونا ناممکن ہے۔

سوم:- اگر کچھ بھی نتیجہ نہ نکلے تو بھی آپ کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کریں

خداتعالےٰ فرماتاہے۔ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات۔ کہ بعض دفعہ ایسے طریق پر بھی ہم تمہیں آزمائینگے کہ تم پر خوف آئیگے تمہیں بھوکے رہنا پڑے گا۔ اور تمہارے مالوں کا بھی نقصان ہوگا۔ مال خرچ کرنا پڑے گا۔ جان پر تکالیف اٹھانی پڑینگی۔ مگر باوجود ان سب امور کے تمہیں کوئی بہتر نتیجہ نکلتا نہ دکھائی دے گا۔ تو ایسے وقتوں میں تمہیں گھبرانا نہیں ہوگا۔ ہمت و استقلال سے کام کرنا ہوگا۔

اس وقت میدان فتنہ ارتداد میں کام کرنیوالوں کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ باقی جماعتیں قریباً تمام کی تمام ہمتیں ہار بیٹھیں ہیں۔ اور اپنے مبلغین کو واپس بلوا چکی ہیں۔ اسی طرح آریہ بھی خداتعالےٰ کے فضل سے سست پڑ گئے ہیں۔ اس لئے اگر اس وقت خوب محنت وجانفشانی سے کام کیا جائے۔ تو خداتعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس وہ احباب جنہوں نے اپنے اسماء میدان فتنہ ارتداد میں جانیکے لئے پیش کئے تھے وہ بھی اور دوسرے احباب اس وقت فی سبیل اللہ کام کرنے اور اپنے اصل مقصد اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جلد سے جلد دفتر اشداد ارتداد قادیان میں اطلاع دیں اور میدان میں جلدی پہنچیں۔ اور اپنے اور غیروں کے درمیان امتیاز کلی پیدا کریں اور والعاقبۃ للمتقین کا شاندار نظارہ دیکھیں۔

نوٹ

سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعتوں کو جمع کرکے اس بات کی طرف ترغیب دیں اور زور دیں کہ وہ اس کام کے لئے اپنی خدمات کو پیش کریں۔ اور جنہوں نے اپنی خدمات کو پیش کیا تھا۔ انکو جلد بھیجنے کی کوشش کریں جو لوگ اس موقعہ پر کام کریں گے۔ وہ عنداللہ بھی ماجور ہوں گے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعائیں بھی لیں گے۔

شمس

لنڈن سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حالاتِ سفر پر مشتمل تار

دمشق میں توقع سے بڑھ چڑھکر کامیابی احمدیت کے متعلق عظیم الشان ہلچل

یہ تار ۲۱ اگست ۱۲ بجکر ۵ منٹ پر لنڈن سے پروفیسر نیر صاحب بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب دیا۔ جو ۲۴ اگست ۱۹۲۴ء ۸ بجکر ۵ ۳ منٹ پر صبح بٹالہ اور عشاء کے وقت قادیان پہنچا۔

(۱) آپ کا تار اور خطوط ملے۔ لیکن میرے گھروالوں کا کوئی خط نہیں ملا یہ سب دفتر والوں کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ قادیان کے اخبارات او سوائے کسی پرچہ بھی نہیں ملے۔ اپنے لوگوں سے اس سلوک کی توقع نہ تھی (حضور کو یہاں سے ڈاک واخبارات باقاعدہ ہر ہفتہ حسب ہدایات بھیجے جاتے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ڈاکیں وقت پر نہیں پہنچیں۔ جس سے حضور کو تشویش کو پیدا ہوئی۔)

(۲) دس روز سے مجھے اسہال سے سخت تکلیف ہے۔ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ دوائی یا تو اثر ہی نہیں کرتی۔ یا الٹا اثر ہوتا ہے۔ کمزوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔

(۳) میں اور رفقاء برنڈزی (بندرگاہ اٹلی) پہنچے۔ لیکن سیال (چوہدری فتح محمد صاحب) اور عرفانی (شیخ یعقوب علی صاحب) حیفہ (شام) میں ریل گاڑی سے رہ جانے کے سبب ساتھ نہ آ سکے۔ (انشاء اللہ بعد میں ایک ہفتہ تک پہنچ جائیں گے۔ ایڈیٹر)

(۴) دمشق میں توقع سے بہت بڑھ چڑھ کر کامیابی ہوئی (الحمد للہ) علماء ہماری کامیابی کو دیکھکر خوف زدہ ہو گئے۔ اور یکے بعد دیگرے ہمارے پاس آکر التجاء کی۔ کہ ملک کے سکون میں خلل انداز نہ ہوں۔ کیونکہ عرب لوگ احمدی نہیں ہونے کے۔ اس میں جب علماء نا امید ہو گئے۔ تو پھر انہوں نے شرارت کا پہلو اختیار کیا لیکن پریس (اخبارات) کو ہمارے معاملہ میں بہت دلچسپی ہوگئی اور چار روزانہ اخباروں کے نمائندہ ملاقات کو آتے رہے۔ بعض ملاقاتیں گھنٹوں تک رہیں۔ اخبارات نے لمبے لمبے تعریفی مضامین شایع کئے۔ دمشق کے تعلیم یافتہ طبقہ نے نہایت گہری دلچسپی لی۔ تمام وہ اخبارات جن میں ہمارے مشن کے متعلق خبریں و مضامین نکلتے تھے۔ کثرت سے فوراً فروخت ہو جاتے تھے۔ ملانوں نے فساد کرنے اور فتنہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر نوجوان تعلیم یافتہ طبقے نے ان کو ملامت کی۔ آخری تین دن تک ہمارا ہوٹل ملاقات کرنے والوں کے ہجوم سے ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ جو خواہشمندان ملاقات میرے کمرے میں بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں پاتے۔ وہ میرے رفقاء کے ارد گرد جمع ہو جاتے تھے۔ آخری دن صبح کے دس بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک ہمارے ہوٹل میں دو سو سے لے کر سات سو تک مجمع رہا۔ پولیس اپنے انتظام میں صرف چند شخصوں کو ہوٹل کے اندر باری باری آنے کی اجازت دیتی تھی۔ ہم دمشق سے بہت سویرے روانہ ہو گئے۔ تاہم قریباً دو سو آدمی دور دور سے ہمیں الوداع کہنے کے لئے جمع ہو گئے اور بڑے تپاک سے ہماری مشایعت کی۔ کثرت سے لوگ سٹیشن پر آئے۔ اگر یہاں مشن کھولا جائے۔ تو صدہا آدمی فوراً جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار معلوم ہوتے ہیں۔

(۵) جس قدر روپیہ میرے نام کا بینک میں جمع ہے۔ وہ لنڈن نیشنل بنک کی طرف بذریعہ تار منتقل کر دیا جائے۔

(ب) میرے رفقاء کے لئے بھی جس قدر روپیہ آسانی سے بھیجا جا سکے۔ روانہ کر دیا جائے۔ اور ہر ایک رقم کی تعداد سے علیحدہ علیحدہ اطلاع دیں۔

(۶) خلیفہ تقی الدین کو یکم ستمبر تک روانہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد جناب نیر صاحب اپنی طرف سے اطلاع دیتے ہیں۔

"مندرجہ بالا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بذریعہ خط مجھے بھیجا ہے تاکہ اسے میں بذریعہ تار آپ تک پہنچا دوں حضرت امام ۲۲ اگست لنڈن پہنچیں گے (انشاء اللہ) لنڈن کے اخبارات آپ کی آمد کے متعلق اچھے اچھے نوٹ شایع کر رہے ہیں۔ استقبال کا انتظام ہو رہا ہے۔ آپ کا تار (یہ وہ تار ہے جو قادیان سے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پروفیسر نیر کے نام بھیجا تھا۔ کہ جس وقت حضور انگلستان کے ساحل پر قدم رکھیں۔ یہ تار پیش کر دیا جائے۔ جس میں لنڈن بخیر و عافیت پہنچنے کی جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد عرض ہے) حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آپ کے اترتے ہی پیش کر دیا جائے گا۔

پیغامیوں کے خلاف اظہار نفرت وملامت

جماعت احمدیہ بنگلور

بروز جمعہ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۲۴ء بمکان جناب سیٹھ علی محمد صاحب اللہ رکھا۔ جماعت احمدیہ بنگلور چھاؤنی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کثرت رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) اخبار پیغام صلح" یا یوں کہو کہ پیغام نے اپنے ۱۷ جولائی ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں حضرت سیدنا و مرشدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے سفر یورپ کے متعلق بالکل شرافت سے گرا ہوا۔ ایک ناپاک مضمون شایع کرکے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ چونکہ اس غیر شریفانہ اور دل آزار مضمون سے تمام برادران ملت کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے لہذا جماعت احمدیہ بنگلور اس مفتریانہ مضمون سے سخت احتراز کرتے ہوئی اس کے لکھنے والے پر حد درجہ ملامت کرتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ بنگلور کا یہ جلسہ اخبار مذکور کے ان گندہ اور کمینہ لغو و ناپاک اعتراضات پر جو اس نے اخراجات سفر کے متعلق حضور کی ذات بابرکات پر خصوصاً اور اس سفر میں آپکے ہمرکاب دیگر مقتدر اصحاب پر عموماً شائع کیا ہے سخت اظہار نفرت کرتے ہوئے افسوس کرتا ہے کہ کیوں یہ فریق بد طریق اپنے آپ کو غلامان مسیح موعود میں شمار کرتے ہوئے آپکی ذریت یعنی پسر موعود سے اسقدر دلی عداوت رکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ گروہ خیال نبی اللہ کی آل سے بغض و عناد رکھکر یزید علیہ اللعنۃ سے مشابہت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ بنگلور دیگر تمام احمدی جماعت سے استدعا کرتی ہے کہ اخبار پیغام نافرجام کو بائیکاٹ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس نے بالکل بیباکی سے ہمارے واجب التعظیم امام حضرت فضل عمر خلیفہ خیر الانام پر نہایت سفیہانہ وظالمانہ الزام لگاکر ہم لاکھوں فدائیان امام ہمام و غلامان حضرت مسیح موعود کا دل دکھایا ہے۔ لہذا ایسے اخبار کا خریدنا یا پڑھنا بھی ہم اور ہر ایک گناہ عظیم تصور کرنا چاہیئے

(۴) اخبار پیغام کی اس جابرانہ کارروائی اور بے ہودہ سرائی کے جواب میں جو مضامین اخبار الفضل میں وقتاً فوقتاً شایع ہوتے رہے ہیں ان سب کو جماعت احمدیہ بنگلور نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اسکی ایک ایک لفظ سے اتفاق رکھتی ہے

(۵) جماعت احمدیہ بنگلور یہ بھی فیصلہ کرتی ہے کہ مذکورہ بالا ریزولیوشنوں کی نقل برائے اشاعت علاوہ اخبار الفضل کے دیگر اخبارات سلسلہ کو بھی بھیجی جاوے۔ فقط والسلام

خاکسار غلام قادر شرقی عفی عنہ عرف ایم۔ بی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور چھاؤنی

مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۲۴ء

مصر مین قادیان

سیدنا محمود کا اپنے خادمون سے سلوک

میرا مولیٰ اور آقا جوکہ ان ایام مین باطل کا کچلنے کے لئے جبکہ ہندوستان اور اس کے گرد و نواح کے ملکون مین گرمی اپنے قبضہ اقتدار کا اظہار کر رہی ہے - اور سمندرون مین تلاطم ہے اپنی چھوٹی سی فوج لے کر قادیان سے نکلا ہے -

وہ کیون نکلا ؟

بظاہر یہ سوال ایک نہایت مختصر سا سوال ہے . مگر اس کا جواب بہت تفصیل چاہتا ہے - مختصر یہ کہ وہ اس لئے نکلا ہے کہ وہ دنیا کے ساتھ ایک جنگ کرے - یہ جنگ پرانے طریقہ حرب سے نہین ہوگی . نہ اس مین نئے آلات جنگ کا استعمال ہوگا -

بلکہ

یہ جنگ ان سب ہتھیارون کے خلاف ہوگی جوکہ مردم کش ہین جن کے ذریعے سے انسان تباہ ہو رہا ہے . خواہ وہ ڈائنامیٹ - مشین گن - ہوائی جہاز - زہریلی گیس - تارپیڈو ہلاک کن توپین - اڑ جانے والی سرنگین وغیرہ ہون - یا وہ ہر قسم کی مہلک عادات ہون - جن کی وجہ سے انسان تباہ ہو رہا -

یا وہ

رنگ کی بدکاریان بدچلنیان ہون جن مین آج اس قدر جدت پیدا کی جا رہی ہے کہ شرافت اجازت نہین دیتی کہ ان مین سے کسی کا ذکر کاغذ پر کیا جائے - وہ انسانیت کے ستون کو آگ کی طرح سے کھا رہی ہین -

یا وہ

فیشن ہون جنکی وجہ سے انسان ہلاک ہو رہا ہے . محض اس فیشن کی وجہ سے آئے دن ہزارون قسم کی بدکاریان دنیا مین نمودار ہو رہی ہین - یہ محض فیشن ہی کا نتیجہ ہے . کہ عورتین آج کل کھلے جسمون کے ساتھ باہر نکل آتی ہین - جس سے انسانی دو متضاد قوتین ٹکرا ٹکرا گئین - اور آج روئے زمین کی روحانیت تباہ ہوگئی - یہ فیشن ہی ہے کہ جس کی بدولت کروڑون نہین بلکہ اربون انسان طرح طرح کے نشون کا استعمال کر کے ہلاک ہو رہے ہین -

پس

میرا مولیٰ اس لئے نکلا ہے کہ ان مین سے جو چیز بھی جوکہ انسان کی بنیادون کو کھوکھلا کر رہا ہے . اس کو دنیا سے مٹا دے

خواہ وہ

ایسے مذاہب ہی کیون نہ ہون جن کی غلط تعلیمات انسان کو ہلاک کر رہی ہین - اس کے ساتھ نہایت چھوٹی سی فوج ہے اور اس کا مقابلہ روئے زمین کی آفتون سے ہے - وہ چاہتا ہے کہ پانیون کی اصلاح کرے اور اسکی منشا ہے کہ خشکیون کی اصلاح کرے وہ تڑپ رہا ہے - کہ زمین کی ہر چیز کو بدل کر بالکل نیا کر دے - حتیٰ کہ یہ نظام عالم بالکل بدل جائے - دنیا مین امن ہو - اور دنیا کا مذہب محض اسلام ہو جوکہ سلامتی کا سرچشمہ ہے - بظاہر یہ امر نہایت ہی مضحکہ خیز نظر آتا ہے - یورپ جس کے بازارون مین بدکاری کے سمندر موجین مار رہے ہین - ان کو بدل کر وہ امن کی شاہراہ بنا دی ایک محال خیال سے کم نہین -

مگر

یہ اس کے لئے جو محض اپنی قوت کے بھروسہ پر یہ کرنے کے لئے کھڑا ہو - اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنے کام کا نظام ایک شخص بدلنے کے لئے - کھڑا ہو جائے - اور اس کے پاس کوئی طاقت اور قوت نہ ہو - یہی وجہ ہے کہ آج تک کوئی لیڈر اس کے لئے کھڑا نہ ہوا

ہان

یہی ایک فرق ہے لیڈرون مین اور ان لوگون مین جوکہ روئے زمین کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہین - دنیا دار کی آنکھ نہین دیکھتی - کیونکہ اس نے اپنے بداعمال کی وجہ سے اپنے گرد ایک تیرہ و تار کرہ بنا لیا ہوتا ہے - جس کے اندر وہ رہتا ہے - وہ کرہ اس انسان کو اس سیاہ اندھیرے منظر کے سوا کچھ دیکھنے نہین دیتا - مگر پاکباز کی آنکھون سے سب پردے دور کر دیئے جاتے ہین - اور وہ خدا کو نہایت صفائی کے ساتھ **جلال** و جبروت کے تخت پر بیٹھے ہوئے - دیکھتا ہے اور اپنے اس بندے کو جو نفس کے دھوکون کے بیچ کر - اور گناہون کی آلائشون سے پاک ہو کر محض خدا کے لئے اس پاک کرے مین آ گیا اور اس مین فنا ہونا چاہتا ہے - اس کو تسلی دیتا ہے اور اسکے سامنے ملائکہ کی فوج کو کھڑا کرتا ہے - کہ انکو مین تیری مدد کے لئے اتارونگا - اور مین خود تیرے ساتھ ہونگا - کور چشم اسکو تنہا دیکھکر حملہ کرتے ہین - مگر وہ آگے بڑھ نہین سکتے کہ جلالی لشکر چشم زدن مین انکو ہلاک کر دیتے ہین . اس لئے راستباز کا عزم اس قسم کا ہوتا ہے - کہ اس سے وہ پہاڑون کو اڑا سکتا ہے اور سمندرون کو پاٹ سکتا ہے

یہی اور بالکل یہی

عزم اس انسان کا ہے جو آج دنیا کے تخت پر خلیفۃ المسلمین اور امیرالمومنین کے لقب سے ملقب ہوا ہے - دنیا اسکی اس مختصر فوج کو دیکھکر ہنستی ہوگی - یا حیران ہوتی ہوگی - مگر ان کو معلوم ہو - کہ یہ تو پردہ ہے اس کے پیچھے ایک طاقت ہے - جس کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے - اور وہی اس قائد کے دل کو بندھا رہا ہے - ابتدا مین یہ امور بیج کی طرح ہوتے ہین - بصیر بیج گاڑنے سے پہلے درخت کا تصور کر لیتا ہے - اور کوتاہ عقل اس کے سایہ کے نیچے بیٹھ کر بھی درخت کی حقیقت نہین پاتا -

ہان مین اور طرف نکل گیا

میرا آقا ایک جنگ کے لئے نکلا ہے جو راستبازی اور بدکاری کی ہوگی . وہ اس لئے نکلا ہے کہ دنیا مین امن قایم کرے اور اس سانپ کے منہ سے خدا کی مخلوق کو نکالے جس کی کچلیان سخت زہرآلودہ ہین اس غرض سے وہ اپنے آرام و راحت کو چھوڑ کر روانہ ہوا -

حقیقت تو یہ ہے کہ وہ آج دنیا کا سب سے بڑا انسان ہے حق تو حق ہے کوئی اسکو مانے یا نہ مانے پس یہ صداقت ہے کہ جس کا مین اظہار کر رہا ہون

بمبئی سے روانگی اور تارین

بمبئی سے روانگی کے وقت میرے آقا نے قادیان

مین ایک بہت بڑی تار دی جوکہ معزز الفضل مین پڑھی جا چکی ہوگی - اس سے اس قلب کی حقیقت معلوم ہوتی ہے جو اپنی پیاری جماعت کے لئے بے قرار ہے - وہ لکھتے ہین کہ دو کہ افسوس روانگی سے پہلے کوئی تار حالات قادیان کے متعلق نہین آیا" ان فقرات کو ٹٹولو ان کے پیچھے ایک نہایت مواج سمندر عشق و محبت کا موجین مارتا ہوا ملے گا ::

تم کو معلوم ہوگا - کہ ایک گھنٹہ کے لئے بھی اسکے دلین سے تمہاری محبت اور فکر اوجھل اوجھل نہین ہوتی - - چنانچہ وہ فرماتا ہے - "میرے دل پر جدائی کا سب سے بڑا بوجھ ہے - تم نہین جانتے بلکہ تم اندازہ بھی نہین کر سکتے کہ مجھے کسقدر محبت تم سے ہے - آپ لوگون سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا - اور آپ لوگون کو پیچھے چھوڑنا میرے لئے کسقدر صدمہ پہنچانے والا ہوا لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہے گی مین زندگی مین یا موت مین تمہارا ہی ہون تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے - اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے"

ان الفاظ کو پڑھو اور پھر پڑھو - اور پھر پڑھو تمکو معلوم ہوگا کہ آقا ہو کر غلامون سے کیسی محبت کرتا ہے . مین نے تو اس کی محبت کے بعض نظارے اپنی آنکھون سے دیکھے - جن مین سے چند درج ذیل کرتا ہون -

کہا جا سکتا ہے کہ یہ تار تو ساری جماعت کے نام تھی اور اس لئے لکھی گئی - اگرچہ یہ کہنا بھی ظلم ہے . اور ظلم بھی حد درجہ کا - مگر مین ایک واقعہ ایسا بتلاتا ہون جو کہ امر کو صاف ظاہر کر دیتا ہے کہ حضور اپنی جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے اور معمولی سے معمولی - کمزور سے کمزور فرد سے بھی ایسی محبت کرتے ہین - جیسے کہ ایک اپنے بڑے سے بڑے فرد سے محبت کرتے ہین -

جس وقت یہ تار قادیان جا رہی تھی اس وقت ایک دوسری تار حضور نے اپنی روانگی متعلق اس خاکسار کو جوکہ یکہ و تنہا مصر کی زمین مین پڑا ہوا تھا دلوائی -

کیا میرے لئے یہ فخر کا مقام نہین ہے اور ضرور ہے اگر خود آقا اپنے غلامون کو اسطرح یاد کرے -

میری نہ کوئی خدمت نہ مین سلسلہ مین بڑی عمر کا آدمی - نہ علم و فضل مین کوئی نمایان حیثیت - پس یہ ایک آقا کی محبت ہے - جوکہ

ابیض و اسود کو ایک ہی مرکز پر جمع کر رہی ہے

مجھکو اس سے کسقدر فرحت اور خوشی ہوئی - اس کے اظہار کی مین کوئی گنجائش نہین پاتا - (باقی آئندہ)

محمود احمد (مصر)

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور مشہورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقاء کے کارنے مقرر کئے ہیں میری غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا۔ اس کے متعلق میں جانے سے پہلے اعلان کرونگا اور اپنی جماعت کو فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ دلاونگا الحکم قوم کی امانت ہے اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اس کی حفاظت اور استحکام سب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دی جائیں۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کر لیں گے۔ بلکہ وہ اس اپنے خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہوں گے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دی جائیں گی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیری پاروں کے نوٹ ہیں جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

(۲) (پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و پندرہ لغایت سترہ)

(۳) امراۃ الجہاد۔ جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں۔ اصلی قیمت ۸ رعایتی ۱۲

(۴) مکتوبات احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی قیمت ۸ر رعایتی قیمت (۴)

(۵) خطبات کریمیہ۔ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات۔ اصل قیمت فی جلد ۴ر رعایتی قیمت ...... (۱)

(۶) مالابار میں احمدیت کی تاریخ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے۔ اور مجاہد مصری ہی نے اسے چھپوایا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی حاصل ہوگا اس کتاب میں کوئی خاص رعایت نہیں قیمت (۱۰)

برہان الحق۔ عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں ایک نومسلم گریجویٹ نے لکھا۔ قیمت اصلی ۳ر رعایتی قیمت (۱۰)

ادعیۃ القرآن۔ قرآن مجید کی دعائیں اور انکا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی (۱)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون۔ کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس خواتین کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے۔ تین سالوں کے فائل کی قیمت ۶ رعایتی قیمت ۵ تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔ اصل قیمت للعہ رعایتی قیمت ۱ یہ رعایت آخر ستمبر ۳۴ء تک ہوگی اس لئے جلد درخواستیں بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی

درخواستیں بنام منیجر الحکم ہوں

چار روپیہ میں حکیم حاذق

آئیں کدھر ہیں آج قدر دان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب انسانی۔ بزبان اردو جو کمال جستجو اور برسوں کی عرقریزی کے بعد حکماء سلف کی پرانی بیاضوں اور نسخوں کی چھان بین کرکے آنکھوں کا تیل نکال کر تالیف کی گئی ہے۔ جس میں انسانی جسم کے تمام امراض نئی اور پرانی داخلی اور خارجی تمام بیماریوں کا سر سے پاؤں تک شرح طبیہ اور مجرب بمجرب (۱۸۵۰) نسخہ جات صدری مخفیہ درج کئے گئے ہیں۔ گویا علم حکمت بحر لا متناہی کو ایک کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ مجربات کیا ہے گویا یونانی طب کا سرمایہ حیات اور متاع زندگی ہاتھ آ چکی ہے۔ اگر آپ اپنی اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بخیریت گذارنا چاہتے ہیں تو آج ہی مجلد مجربات نورانی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جو وقت بیوقت آپ کو مدد دیوے گی۔ اور اس کے بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ توانا اور تندرست رہ سکتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص اس سے مستفیض ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل حکمت کے لئے رہبر کامل ہے۔ کتاب حجم ۴۷۰ صفحہ تقطیع ۱۸×۲۲ کاغذ چھپائی وغیرہ دیدہ زیب قیمت مجلد للعہ بلا جلد سے

ملنے کا پتہ۔ حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

قابل توجہ خریداران الحکم

بدستور وی پی واپس آ رہے ہیں۔ میں باادب درخواست کرتا ہوں کہ باقی حضرات الحکم کو مالی مشکلات میں نہ پھنسنے دیں گے۔

خاکسار منیجر

آزماؤ شفا دو — ھوالشافی — آزماؤ شفا پاؤ

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

۱- معجون شاہی یا اکسیر جریان۔ خوشخبری ہو کہ ہماری اٹھارہ سالہ محنت اور کامل توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں سے اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ نتائج کی اصلاح کرنے میں اس کو ایک خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ ۲ ......

۲- روغن اکسیر اعصاب۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات ہر ایک قسم کی سستی ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے میں بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب ۱۲

۳- کشتہ طلاء۔ جس کو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہوا ہے پھر اس میں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اس کی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب سے چند اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہیں۔ جو کہ یہ ہیں سونا دل و دماغ کو حرارت عزیزی کو تقویت دینے والا۔ فہم و فکر کو تیز کرنیوالا اور معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا امراض سوداوی اور خفقان توحش غم حزن جنون اور صرع کو نفع دینے والا۔ ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اس قدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خود بخود ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قیمت فی خوراک ۷ر سینکڑہ خوراک

۴- حب مقوی باہ۔ یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہیں ضعف باہ اور ضعف دماغ کو اور ضعف معدہ کو نہایت مفید ہیں باقاعدہ استعمال کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں قیمت فی سینکڑہ صہ ایک روپیہ کی سولہ گولی

۵- اکسیر سوزاک۔ سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کر دیتی ہے قیمت ایک ہفتہ ۲

۶- سرمہ مرواریدی۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کیلئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کے لئے بھی از حد مفید ہے کیونکہ نہایت قیمتی اجزاء سے مروارید اور مامیرا سے مرکب ہے فی تولہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت پرانے اور مخلص احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول بھی آپ کی بعض دوائیں استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت سے تیار کی ہوئی ادویہ بیماروں کیلئے مفید ہوگی۔ (مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ